دس محرم (یومِ عاشوراءِ) کا روزہ، تاریخ اور فضیلت

بِسمِ اللَّه و الحَمدُ لِلّہِ وَحدَہُ و الصَّلاۃُ و السَّلامُ عَلیٰ مَن لا نَبِیَّ وَ لا مَعصُومَ بَعدَہُ ، وَ عَلیٰ آلہِ وَ ازوَاجِہِ وَ اصَحَابِہِ وَ مَن تَبعَھُم بِاِحسَانٍ اِلیٰ یَومِ الدِین،

شروع اللہ کے نام سے ، ساری ہی خالص اور حقیقی تعریف اکیلے اللہ کی ہی ہے ، اور اللہ کی رحمتیں اور سلامتی ہو محمد پر جِن کے بعد کوئی نبی اور کوئی معصوم نہیں ، اور اُن صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر ، اور مقدس بیگمات پر اور تمام اصحاب پر اور جو اُن سب کی ٹھیک طرح سے مکمل پیروی کریں اُن سب پر۔

دس محرم کے روزے کی فضیلت بیان کرنے سے پہلے مُناسب معلوم ہوتا ہے کہ مختصراً دس محرم کے روزے کی تاریخ اور سبب بھی ذِکر کرتا چلوں، تا کہ پڑھنے والے اِن شاء اللہ یہ سمجھ جائیں کہ دس محرم کی فضیلت یا اِس دِن روزہ رکھنے کے اجر کا نواسہءِ رسول صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کے چوتھے بلا فصل خلیفہ امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہُ وأرضاہُ کے بیٹے حسین بن علی رضی اللہ عنہما و أرضاہُما کی شہادت جس کے واقع ہونے کی تاریخ دس محرم بتائی جاتی ہے ، سے کوئی تعلق نہیں ہے ،

:::::دس محرم کا روزہ، سُنّت اور تاریخ کی روشنی میں:::::

دس محرم ہماری اسلامی تاریخ کا وہ دِن جِس کے متعلق سب سے زیادہ جھوٹ پھیلائے گئے ، ایسے جھوٹ جِن کو گھڑنے والے بلا شک و شبہ مُنافق تھے اور ہیں ، جنہوں نے اپنے نفاق کو خاص پردوں میں چُھپانے کے لیے اور اُمتِ مُسلّمہ کو فتنے اور فساد کا شکار کرنے کے لیے یہ سب جھوٹ گھڑے ، پھیلائے اور مسلسل پھیلائے جا رہے ہیں ،

اُن لوگوں کی کاروائیوں کا اتنا دُکھ اور افسوس نہیں ، کیونکہ یہ سب کچھ اُنہوں نے تو کرنا ہی تھا ،

زیادہ دُکھ اور افسوس تو اپنے اُن کلمہ گو بھائی بہنوں پر ہے جو، خُرافات اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے بخشش پائے ہوئے اور جنتی ہونے کی اسناد پانے والے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی کِردار کُشی پر مبنی اِن کہانیوں اور من گھڑت قصوں کو گویا کہ قُرآن اور سُنّت کی طرح سینوں سے لگائے ہوئے ہیں

اور جِس طرح اُنہیں قُرآن اور حدیث پر عمل کرنا اور اُس کی تبلیغ کرنا چاہیے تھی اُس طرح اِن خُرافاتی قصوں اور کہانیوں کی تبلیغ کرتے ہیں بلکہ بسا اوقات تو یہ محسوس ہوتا ہے کہ قُرآن کریم اور صحیح ثابت شُدہ حدیث سے بھی زیادہ اہمیت دیتے ہیں کیونکہ ایسی خُرافات کو درست ثابت کرنے کی کوشش میں، قُرآن کریم کی تاویل اور حدیث شریف کا انکار کر دِیا جاتا ہے ،اور پھر بھی خود کو ''' سُنّت اور الجماعت کے تابع فرمان ''' سمجھتے اور کہتے ہیں ، میرا موضوع اِس وقت یہ نہیں ، یہاں تو دس محرم کے دِن کی حقیقت اور اِس دِن کے روزے کی وجہ کے متعلق بات کرنا مقصود ہے ، دس محرم سے منسوب ان واقعات کے بارے میں بات چیت الگ عنوان کے تحت گئی ہے۔

سابقہ مضمون میں بیان کردہ آیت کی روشنی میں ہمیں محرم کے مہینے کی فضیلت اللہ تعالیٰ کے فرمان کے ذریعے معلوم ہوئی ،آیئے دیکھتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کی طرف سے اِس ماہ یا اِس کے کِسی خاص دِن کے بارے میں ہمیں کیا بتایا ،

سیکھایا گیا ہے۔

:::::: عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کا کہنا ہے کہ ، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو یہودی دس محرم کا روزہ رکھا کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے دریافت فرمایا ﴿مَا هَذا؟::: یہ کیا ہے ؟﴾،

تواُنہیں بتایا گیا کہ """یہ دِن اچھا ہے (کیونکہ) اِس دِن اللہ نے بنی اسرائیل کو اُن کے دشمن (فرعون) سے نجات دِی تھی تو موسیٰ علیہ السلام نے روزہ رکھا تھا"""،

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا ﴿فَأنَا أحقُّ بِمُوسىٰ مِنكُم ، فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ::: میرا حق موسیٰ پر تُم لوگوں سے زیادہ ہے ، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اِس دِن کا روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم دِیا﴾ صحیح البُخاری /حدیث 2004/کتاب الصوم/باب 69۔

اِس حدیث شریف میں دس محرم کے روزے کا سبب ظاہر ہونے کے ساتھ یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیب کا علم نہیں جانتے تھے ، اور یہ اِس موضوع کے بہت سے دلائل میں سے ایک ہے ،

ابو موسی رضی اللہ عنہُ کا کہنا ہے کہ :::

"""كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَعُدُّهُ الْيَهُودُ عِيدًا::: دس محرم کے دِن کو یہودی عید جانتے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا ﴿فَصُومُوهُ أَنْتُمْ::: تُم لوگ اِس دِن کا روزہ رکھو﴾""" صحیح البُخاری/حدیث 2005/کتاب الصوم/باب 69۔

:::::دس محرم کا روزہ رمضان کے روزوں سے پہلے بھی تھا، لیکن فرض نہیں تھا:::::

اِیمان والوں کی والدہ محترمہ عائشہ ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے دُوسرے بلا فصل خلیفہ امیر المؤمنین عُمر الفاروق کے بیٹے عبداللہ ، اور عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے روایات ہیں کہ ﴿اِس دس محرم کا روزہ اہلِ جاہلیت بھی رکھا کرتے تھے اور رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی رکھا کرتے تھے اور اِسکا حکم بھی دِیا کرتے تھے اور اِسکی ترغیب دِیا کرتے تھے ، جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نہ اِسکا حکم دِیا ، نہ اِس کی ترغیب دِی اور نہ ہی اِس سے منع کیا﴾ یہ مذکورہ بالا باتیں، صحیح مُسلم/کتاب الصیام/باب صوم یوم عاشوراء کی مختلف احادیث کا مجموعہ ہیں،

مؤمنین کے ماموں ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے چھٹے بلا فصل خلیفہ ، امیر المؤمنین معاویہ رضی اللہ عنہُ کا کہنا ہے کہ اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو اِرشاد فرماتے ہوئے سُنا ﴿هذا يَومُ عَاشُورَاءَ ولَم يَكتُب اللّهُ عَلَيكُم صِيَامَهُ وانا صَائِمٌ فَمَن شَاءَ فَليَصُم وَمَن شَاءَ فَليُفطِر ::: یہ دس محرم کا دِن ہے اور اللہ نے تُم لوگوں پر اِس کا روزہ فرض نہیں کیا ، اور میں روزے میں ہوں تو جو چاہے وہ روزہ رکھے اور جو چاہے وہ افطار کرے﴾ صحیح البُخاری حدیث 2003/کتاب الصوم/باب 69، صحیح مُسلم حدیث 1169/کتاب الصیام/باب 19۔

:::::دس محرم کے روزے کی فضیلت اور اُجر:::::

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا کہنا ہے ﴿مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلّى اللهُ عَليهِ وَ علىٰ آلهِ وَسلّمَ يَتَحَرَّى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلَى غَيْرِهِ ، إِلاَّ هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهَذَا الشَّهْرَ . يَعْنِى شَهْرَ رَمَضَانَ ::: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

دیکھا کہ نہ تو وہ (صلی اللہ علیہ علی آلہ وسلم) کسی بھی اور دِن کے (نفلی) روزے کو اِس عاشوراء کے دِن کے روزے کے عِلاوہ زیادہ فضیلت والا جانتے تھے اور نہ کسی اور مہینے کو اِس مہینے سے زیادہ (فضیلت والا جانتے تھے ، یعنی رمضان کے مہینے کو ﴾ صحیح البُخاری /حدیث 2006/کتاب الصوم/باب 69۔

ابو قتادہ رضی اللہ عنہُ ایک لمبی حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا ﴿ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَحتَسِبُ على اللَّهِ أَن يُكَفِّرُ السَّنَةَ المَاضِيَةَ ::: اور میں عاشوراء کے دِن (یعنی دس محرم) کے روزے کے بارے میں اللہ سے یہ اُمید رکھتا ہوں کہ (اِس کے ذریعے) پچھلے ایک سال کے گُناہ معاف فرما دے گا ﴾ """ صحیح مُسلم حدیث 1162/کتاب الصیام/باب 36، صحیح ابن حبان/حدیث 3236۔

محرم کے مہینے اور خاص طور پر دس محرم کی یہ ہی فضیلت ہمیں قُرآن اور حدیث میں ملتی ہے ، اِس کے عِلاوہ اور کُچھ نہیں عام مشہور تاریخی کہانیوں کے مُطابق ساٹھ ہجری کے محرم کے مہینے میں حُسین رضی اللہ عنہُ اور اُن کے خاندان کے کُچھ اَفراد کی شہادت کا واقعہ رونما ہوا اِس حادثے کی تمام تر ذمہ داری اُن منافقوں پر آتی ہے جو اُس وقت اپنے آپ کو علی رضی اللہ عنہُ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا اور اُن کی اولاد رضی اللہ عنہم اور اُن کی اولاد رحمہم اللہ کے ہمدرد ظاہر کرتے تھے ، اِس حادثے کو بنیاد بنا کر اِن منافقوں کے واویلے سے مُتاثر ہونے والے مُسلمان آج بھی خیر اور نیکی سمجھ کر ، علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما اور اُن کی اولاد رضی اللہ عنہم و رحمہم جمعیاً سے محبت اور عقیدت سمجھ کر دو کام بڑے تسلسل اور شدّومد کے ساتھ کر رہے ہیں :::

:::(1)::: مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنا ،

:::(2)::: صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین ، خاص طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلا فصل چھٹے خلیفہ ، ، کاتبِ وحی ، اِیمان والوں کے ماموں ، معاویہ بن ابی سُفیان رضی اللہ عنہما ، مُغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہُ ، اِمیر المؤمنین معاویہ رضی اللہ عنہُ کے بیٹے ساتویں خلیفہ یزید پر لعن و طعن کرنا ، جبکہ تاریخ میں اُس کے بارے میں صِرف وہی کچھ نہیں جو ہمیں سنایا اور پڑھایا جاتا ہے ، بلکہ ایسا کچھ بھی ہے اور بہت ہے جِس کے باعث اُس کے لیے بھی دُعائے خیر کی جانی چاہیے ،

یقین نہ آئے تو """ محرم کے مہینے کی فضیلت اور کہانیاں """ کا مکمل مطالعہ فرمایے ، اِن شاء اللہ بہت سے اشکال رفع ہو جائیں گے ، جی ہاں ، اگر آپ نواسہ رسول صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم ، حُسین ابن علی رضی اللہ عنہُما کی شہادت سے وابستہ کیے گئے جھوٹے قصوں کے بارے میں مُختصراً کُچھ جاننا چاہتے ہیں تو اِس پورے مضمون کا مطالعہ کیجیے ، اور اگر کوئی بات سمجھ نہ آئے یا پہلے سے سُنے ہوئے قصوں کی وجہ سے پسند نہ آئے تو بلاتردد اُس کا اظہار کیجیے ، اگر کوئی اعتراض یا انکار وارد کرنا ہو تو ضرور کیجیے لیکن تاریخی اور عِلمی دلائل کے ساتھ ، اور حق قبول کرنے کی ہمت کے ساتھ ، اِن شاءَ اللہ بہت کچھ واضح ہو جائے گا۔

پورے مضمون کے آن لائن مطالعے اور برقی نُسخہ کے حصول کے لیے :::

""" ماہ محرم اور ہم ، کہانیاں اور حقیقت ::: """ http://bitly.com/1oGiPbp

والسلام علیکم ورحمۃُ اللہ وبرکاتہُ ،

طلب گارِ دُعاء ، عادِل سہیل ظفر ،

تاریخ کتابت : 07/01/1423 ہجری ، بمُطابق ، 11/12/2002 عیسوئی۔